اعمال کا جائزہ

تود لوان بینھا و بینہ امدا بعیدا ویحذرکم اللہ نفسہ واللہ رؤف بالعباد(آل عمران)

تود لوان بینھا و بینہ امدا بعیدا . انسان نے جو برے کام کیے ہوں گے انہیں اپنے سامنے دیکھ کر یہ چاہے گا کہ کاش میرے اوران برے اعمال کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہوتا۔ **ویحذرکم اللہ نفسہ** اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈرار ہے ہیں کہ اس کی معصیت اور نافرمانی سے بچو! یعنی وہ کام جو اسے ناپسند ہیں وہ نہ کرو۔ **واللہ رؤف بالعباد** لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ بات بھی بتارہے ہیں اگر تم برے کام کرنے کے بعد بھی اس کے سامنے جھک جاؤ اس کی جانب پلٹ آؤ اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو تو وہ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے شفقت کرنے والا ہے۔

رب ذوالجلال نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ وہ نعمتیں ہمارے لیے آزمائش بھی ہیں ان نعمتوں کے ملنے کے بعد ہمارا امتحان شروع ہو جاتا ہے کہ ہم رب کی نعمتوں کو کیسے استعمال کر رہے ہیں۔ دینے والے کی رضا کے کاموں میں یا اسے ناراض کرنے والے امور میں، ہم اسکے بتائے ہوئے طریقوں اور بتائے ہوئے راستوں میں خرچ کرتے ہیں یا اپنی مرضی اور پسند کو ملحوظ رکھتے ہیں، اور ہمیں اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ کہیں دینے والا ناراض نہ ہو جائے۔

ان نعمتوں میں ایک بہت بڑی نعمت ہماری زندگی ہے جو اللہ نے ہمیں عطا کی یہ زندگی معلوم نہیں کتنی ہے؟ جتنی بھی ہے رب کی نعمت ہے اور یہ رب نے ہمیں عطا کی ہے تاکہ ہمارا امتحان لے۔

"خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً (الملک)

اس نے یہ زندگی اور موت بنائی تاکہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں کون شخص ہے جو اس زندگی میں اچھے اعمال کرتا ہے یہ زندگی ہمیں رب نے دی تاکہ ہم اس میں اچھے کام کریں تو اس کے نتیجہ میں

آخرت کی لازوال زندگی بہتر ہو جائے ہمیں اس نے سمجھایا کہ اگر تم نے یہ دنیا کی زندگی جو تمہیں عارضی طور پر دی گئی ہے اس زندگی کو میری معصیتوں اور نافرمانیوں سے بھر دیا تو تمہاری آخرت کی لازوال زندگی جو ختم ہونے والی نہیں ، وہ زندگی بدترین زندگی بن جائے گی، یہ زندگی تمہارے لئے ایک نعمت بھی ہے اور امتحان بھی ہے، اس امتحان کی بنیاد پر تمہیں آخرت میں کامیابی ملے گی۔اس لئے ہر مسلمان کو ہر روز رات کو سونے سے پہلے اس دن کا جائزہ لینا چاہئے کہ آج کا دن میں نے رب کی اطاعت میں گزارا ہے یا رب کی معصیت میں ؟ میں نے آج کتنے نیک کام کئے ہیں، رب کے کتنے احکامات کو میں نے فراموش کیا۔کتنی مخلوق پر میں نے ظلم کیا ،کس پر کیا احسان کیا ،کس غریب کی مدد کی،کس بھوکے کو کھانا کھلایا ،کتنے نوافل پڑھے کس قدر تلاوت قرآن کی؟اگر ہم میں سے ہر شخص اپنی ایک دن کی زندگی کا جائزہ لے تو اس کی اگلے دن کی زندگی بہتر ہو سکتی ہے اگر آج کے دن نیکیاں کم کی ہیں اور گناہ زیادہ کیے ہیں۔تو سونے سے پہلے رب سے معافی مانگ لے رب سے عہد کرے کہ اے اللہ آج غلطیاں ہوگئی ہیں آئندہ یہ غلطیاں نہیں ہونگی،آج تیری اطاعت میں کوتاہی کی ہے تیرے احکامات بجالانے میں مجھ سے سستی ہوئی ہے کل یہ نہیں ہوگا، اللہ سے معافی مانگ لے ،معافی مل گئی آئندہ کیلئے رب سے وعدہ بھی کرلیا اس طرح ہر روز زندگی پہلے کی نسبت حسین سے حسین تر بنتی جائے گی، ہم کاروبار کرتے ہیں تجارت کرتے ہیں اس کا بھی جائزہ لیتے ہیں کوئی ہر روز جائزہ لیتا ہے کوئی ایک ہفتہ کے بعد جائزہ لیتا ہے کہ ہماری تجارت ، ہمارا کاروبار کس سٹیج پر جا رہا ہے۔ہم نقصان میں جا رہے ہیں یا فائدہ میں جا رہے ہیں نقصان ہو رہا ہے تو کیوں ہو رہا ہے کس وجہ سے کاروبار میں گھاٹا پڑ رہا ہے ہمارا رأس المال ختم ہو رہا ہے ،کم ہو رہا ہے تو کیوں؟ ہم اپنے دنیا کے مال کا جائزہ لیتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر دنیا کے مال میں نقصان ہو بھی جائے تو دنیا کی زندگی کے خاتمہ کے ساتھ ہی نقصان ختم ہو جاتا ہے دنیا کا نقصان دنیا کی زندگی تک ہے جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے تو سارے نقصان ختم ہو جاتے ہیں لیکن آخرت کا گھاٹا آخرت کا نقصان ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں اس لیے ہمیں دنیا کے معمولات کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی فکر بھی کرنی چاہیے زندگی کا ہر دن ،ایک ایک لمحہ ہمیں اپنے اس گھر سے دور کر رہا ہے جو گھر ہم نے بڑی چاہتوں سے بنایا تھا جس گھر میں ہم نے دنیا کی

راحت کا سارا سامان جمع کرنے کی کوشش کی جس گھر کو حسین سے
حسین تر اور مضبوط تر بنانے کیلئے ہم نے دن رات ایک کر دیا
ہماری زندگی کا ایک ایک سانس ایک ایک لمحہ ہمیں اپنے پیارے گھر سے دور کیے جا رہا ہے اور اس گھر کے قریب کر رہا ہے جس گھر میں نہ چار پائی ہوگی، نہ بستر ہوگا، نہ کھانے پینے کا سامان ہوگا، نہ کوئی ساتھی ہوگا۔ ہمارا ہر ہر سانس ہمیں اس قبر کی زندگی کے قریب کرتا جا رہا ہے، لیکن پھر بھی ہمیں دنیا کے گھر کی فکر ہے، اور وہ گھر جہاں ہم آئے دن اپنے عزیزوں کو دفن کر کے آتے ہیں ہمیں یہ فکر نہیں کہ ہم نے بھی اس گھر میں جانا ہے ،اور دنیا کا گھر جہاں ہم نے عارضی رہنا ہے ہمارا ایک ایک سانس ہمیں اس سے دور کر رہا ہے، یہ مال و دولت جو ہم جمع کر رہے ہیں ہماری زندگی کا ایک ایک سانس ہمیں اس دولت سے دور کرتا جا رہا ہے اور وہ وقت قریب لا رہا ہے جب اس دولت کا مالک کوئی اور ہوگا، جب یہ دولت جو ہم نے کمائی ہے کسی اور کے ہاتھ میں ہوگی اس کا کوئی اور وارث ہوگا، زندگی کا ایک ایک سانس ہمیں اس دنیا کی دولت سے دور کر رہا ہے جس دولت کے پیچھے ہم بھاگتے جا رہے ہیں اور ہمارا ایک ایک سانس ہمیں اس دن کے قریب کر رہا ہے جس دن ہم ایک مجرم کی حیثیت سے اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے وہاں ہمارا کوئی وکیل نہیں ہوگا کوئی ہمارا دفاع کرنے والا، ہماری تائید کرنے والا نہیں ہوگا دنیا میں ہم جو بھی تھے لیکن قیامت کے دن ہمیں ایک مجرم کی حیثیت سے رب کے سامنے پیش کیا جائے گے یہ زندگی کا ایک ایک سانس ہمیں یوم حساب کے قریب کیے جا رہا ہے اس لیے ہمیں اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کی فکر کرنی چاہیے، سوچنا اور جائزہ لینا چاہیے ہم کہاں کھڑے ہیں؟ ہم نے ماضی میں کیا کھویا کیا پایا؟ آج سارا دن میں نے کیا کھویا کیا پایا؟ جائزہ لیتے رہیں گے تو آخرت کامیاب ہو جائے گی اگر آخرت کو بھلا دیا دنیا کی فکر رہی تو پھر یہ دنیا تو ختم ہو جانی ہے لیکن آخرت برباد ہو جائے گی۔
آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

"الکیس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها ثم تمنی علی الله (باب ذکر الموت والاستعداد)

سمجھ دار وہی ہے جو اپنے آپ کو اللہ کے حوالے اور اللہ کے دین کے حوالے کر دے، جیسے رب کا دین کہتا ہے ویسے کرتا چلا جائے اور جو بھی کرے دنیا کے لئے نہیں بلکہ آخرت کیلئے کرے یہ عقل

مندی کی نشانی ہے کہ اپنے آپ کو دین کے حوالے کر دے جو بھی کام کرنا ہے اور جو بھی محنت کرنی ہے وہ آخرت کو سنوارنے کے لیے کرے۔

"والعاجز من اتبع نفسه هواها ثم تمنی علی الله

اور بے وقوف اور احمق ہے جو اپنے آپ کو اپنے نفس کی خواہشات کے پیچھے لگا دیتا ہے اور اللہ سے امیدیں وابستہ کرتا ہے کہ مجھے معاف کر دے گا۔ بڑا مہربان ہے غفور رحیم ہے اس نے معاف کر ہی دینا ہے یہ احمقانہ سوچ ہے سمجھدار وہ ہے جو اپنے آپ کو دین کے حوالے کر دے جس طرح دین کہتا ہے اس طرح دنیا گزارے اس کا ہر عمل آخرت کو سنوارنے کیلئے ہو ہمیں رب تعالی نے یہ حکم دیا ہے

ولتنظر نفس ماقدمت لغد (سورہ الحشر)

ہر نفس کو وہ مرد ہے یا عورت اس بات کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ وہ کل یعنی قیامت کیلئے کیا بھیج رہا ہے اس نے کونسے کام کیے ہیں جو قیامت کے دن اس کے کام آئیں گے اسے فائدہ پہنچائیں گے ہر نفس کی ذمہ داری ہے کہ ہر لمحہ ہر روز سوچے کہ میں آخرت کیلئے کیا کر رہا ہوں ہمیں ہمیشہ اپنے کردار اپنے اخلاق اپنے معاملات اپنی عبادات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ہم ان امور میں کس مقام پر کھڑے ہیں اپنے اخلاق و کردار کا جائزہ لے لیجئے کہ آج ہم اخلاقیات میں کل سے بہتر ہیں یا کل سے برے ہیں ، ماضی سے بہتر ہیں یا ماضی سے برے ہیں، من حیث القوم اخلاق کے لحاظ سے آج ہم کہاں کھڑے ہیں ؟ ہم جھوٹ بولتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تجارت آج کے دور میں جھوٹ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ہمارا نظریہ ہے کہ آج کے دور میں بغیر جھوٹ بولنے کے تجارت ممکن نہیں ہے لیکن رب کہتا ہے کہ نہیں

وکونوامع الصادقین (سورہ توبہ)

ہمیشہ سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو جھوٹ بولنے والوں کے ساتھ نہیں ہونا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تاجر اور گاہک اپنی تجارت میں سچ بولیں گے تو تجارت میں برکت ہوگی۔

فان صدقا و بینا بورک لهما فی بیعهما وان کتما و کذبا محقت برکة بیعهما (صحیح بخاری)

اگر دوکان دار اور خریدار بھی دونوں لین دین میں سچ بولیں گے، عیب ہے تو اس کو واضح کر دیں تو یہ تجارت ان کے لیے برکت کا باعث ہوگی، اگر یہ دونوں جھوٹ بولیں گے، عیب کو چھپا کر دھوکہ

دیں گے، تو چیز بک جائے گی لیکن ان کی تجارت کی جو برکت ہے وہ ختم ہو جائے گی مال سارا بک جائے گا پیسے جیب میں آ جائیں گے پیسے بہت ہوں گے لیکن برکت سے خالی ہوں گے گھر کے ایک فرد کی بیماری پر ساری کمائی ختم ہو جائے گی کسی ایک مقدمہ میں ساری دولت ختم ہو جائے گی اگر سچ بولتے تو برکت ہوتی، جس گھر میں بھی رب کی برکتیں ہوتی ہیں اس گھر میں بیماری نہیں آتی، مقدمات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔گھر کے سارے اخراجات پورے کر کے بھی مال بچ جاتا ہے، تو یہ ہیں برکت کے اثرات لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ بغیر جھوٹ بولے کاروبار نہیں کیا جاسکتا ۔جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو جھوٹ بولنے کی وجہ سے اس کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے جس وجہ سے رحمت کے فرشتے ایک میل دور چلے جاتے ہیں جب رحمت کے فرشتے جو رب کی جانب سے رحمت لے کر آپ کے پاس آئے تھے آپ کے جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلے گئے تو کاروبار میں رحمت کہاں سے نازل ہوگی برکت کہاں سے آئے گی۔کاروبار چلے گا بہت چلے گا لیکن جو دولت ہوگی اس میں برکت نہیں ہوگی رب کی رحمتوں سے خالی ہوگی غور کریں کہ جھوٹ کی بیماری آج ہم میں کل کی نسبت زیادہ ہے یا کم؟ من حیث الفرد بھی اور من حیث القوم بھی جائزہ لیجئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں ہم قوم کی اصلاح نہیں کر سکتے کم از کم اپنی ذات کی اصلاح کر لیں، اپنے خاندان کی، اپنی اولاد کی، اپنے بہن بھائیوں کی اصلاح کر لیں انہیں جھوٹ سے روک دیں انہیں سچ کی تلقین کریں یہ چند لوگ بھی اپنے اندر تبدیلی لے آئیں تو یہ تبدیلی آہستہ آہستہ بڑھ سکتی ہے لیکن اگر ہم اس اس جھوٹ کے سیلاب میں بہہ جائیں اور جھوٹ پہ جھوٹ بولتے جائیں اور سمجھ لیں کہ آج کا نظریہ تجارت صحیح ہے کہ جھوٹ کے بغیر کاروبار نہیں ہو سکتا تو پھر رب کی رحمتیں کہاں سے آئیں گی؟ اور برکتیں کیسے نازل ہوں گی؟ پھر یہ مرض بڑھتا جائے گا اور ہم رب کی رحمتوں سے آہستہ آہستہ دور ہوتے جائیں گے بد دیانتی آج ہم میں کس قدر ہے؟ کل سے زیادہ ہے یا کل سے کم ہے۔اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں سوچیں کہ ہم نے بددیانتی کا راستہ چھوڑ دیا ہے یا اس میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔بددیانتی اور خیانت ایسی چیزیں ہے جن کے ساتھ رب کی برکت اٹھ جاتی ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔

انا ثالث الشریکین مالم یخن احدھما صاحبه فاذا خان خرجت من بینھما (سنن دار قطنی)

کہ جب دو شخص مل کر کاروبار کرتے ہیں، تو دو وہ ہوتے ہیں اور ان میں تیسرا میں ہوتا ہوں۔ لیکن جب ان میں سے کوئی ایک بھی خیانت کرے بددیانتی کرے تو میں ان سے الگ ہو جاتا ہوں۔ رب ذوالجلال جس کو چھوڑ دیں اور اپنے آپ سے دور کر دیں، اس پر رحمتیں اور برکتیں کہاں سے آئیں گی؟ ہم تو ہر وقت، ہر لمحہ اپنے رب کی رحمت کے محتاج ہیں لیکن ہمارا یہ رویہ ہمیں رب سے دور کیے جا رہا ہے۔ تجارت میں جھوٹ، بددیانتی اور ملاوٹ کس حد تک پہنچ گئی ہے؟ تصور کیجئے کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے ملاوٹ ہوتی تھی مال دو نمبر ہوتا تھا صرف معیار میں کمی ہوتی تھی چیز کا معیار کچھ کم ہو جاتا تھا لیکن آج چیز کا معیار نہیں بلکہ چیزوں میں ایسی اشیاء شامل کی جا رہی ہیں جو انسانی زندگی کیلئے مہلک ہیں آج ایسی ادویات تیار کی جا رہی ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے مرض کا علاج کر رہے ہیں لیکن وہ دوا دوا نہیں ہوتی کس قدر دھوکہ اور فریب ہے انسانیت کے ساتھ اور جو لوگ ایسا کر رہے ہیں وہ یہ سمجھ کر کر رہے ہیں کہ اس طرح جعلی ادویات بنا کر وہ مالدار اور خوشحال بن جائیں گے، نہیں ان پر رب کا غضب نازل ہوگا وہ کسی ایک انسان پہ نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں پہ ظلم کر رہے ہیں اور رب تعالیٰ ایسے ظلم اور جرم برداشت نہیں کرتا، اب کھانے کی چیزوں کا معیار کم نہیں ہوتا بلکہ ان میں ایسی اشیاء شامل کی جا رہی ہیں جو انسانوں کیلئے مہلک ہیں ان کی صحت کیلئے تباہ کن ہیں گٹروں سے گھی نکال کر صاف کر کے کھانے والے گھی میں شامل کر کے فروخت کیا جا رہا ہے۔ یہ مرض بڑھتا جا رہا ہے اپنے آپ پہ غور کیجئے ہم انسانیت سے گرتے جا رہے ہیں، ہم نے اپنے آپ کو صحیح کرنا تھا، ہم نے اپنی خامیوں کو دور کرنا تھا لیکن ہم دوسروں کو دیکھ کر وہی انداز اختیار کئے جا رہے ہیں، نہیں رب کی ذات پہ اعتماد کیجئے، رب کی ذات پہ توکل کیجئے، اپنے اندر امانت داری پیدا کیجئے، سچ اپنائیں۔ بددیانتی اور خیانت سے دور رہیں، مسلمانوں کا سب سے پہلا بنیادی وصف ایمان ہے اور اسی سے امانت داری ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگو میری امت میں سب سے پہلے جو چیز ختم ہوگی یا کم ہوگی وہ امانت داری ہے، عہد نبوی اور دور صحابہ کے دور میں ایمان مضبوط تھا، امانت داری تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آہستہ آہستہ یہ امانت داری تم سے نکل جائے گی ایک ایسا وقت آئے گا لوگ

اپنے بڑوں کی تعریف کریں گے ان کے اوصاف بیان کریں گے کہ فلاں بڑا بہادر ہے بڑا ذہین ہے اس نے قوم کے لیے یہ کام کئے اس نے قوم کے لئے فلاں کام کئے لیکن اس کی امانت داری کی کوئی بات نہیں کرے گا۔کوئی دعویٰ نہیں کرے گا کہ میرا قائد میرا لیڈر امانت دار ہے، یا فلاں شخص میں امانت داری ہے آج وہ زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے اندر امانت داری نہیں رہی ہمارے بڑوں میں یہ چیز موجود نہیں چھوٹوں میں شاید موجودہ ہو لیکن بڑے لیڈر امانت سے خالی ہیں اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں ایمانداری کا نام ہی ایمان ہے، رب پہ ایمان لائیں مگر دل میں نفاق ہو یہ ایمان نہیں ہے ۔اگر رب کے بندوں کے ساتھ بددیانتی کرنی ہے اور انہیں فریب دینا ہے تو پھر رب کے ہاں ہماری امانت کا کیا اعتبار ہو گا اس لیے اپنے ایمان کی حفاظت کی جائے ،امانت داری پیدا کی جائے ، امانت ایک مومن کا بنیادی وصف ہے۔ ایک وقت تھا جب مسلمانوں میں یہ چیز موجود تھی اگر کسی کی کوئی گری ہوئی چیز مل جاتی تو اس کو مالک تک پہنچانے کیلئے محنت کرتے تھے ایک شخص کا پرس مسجد میں رہ گیا وہ نماز پڑھنے لگا اپنا پرس رکھ کر بھول گیا اور چلا گیا ایک سال کے بعد وہاں واپس آتا ہے اس ستون کے ساتھ نماز پڑھتا ہے رب سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ آج سے ایک سال قبل میں یہاں آیا تھا میرا پرس یہاں رہ گیا تھا اور میری وہی پونجی تھی پورا سال میں نے بڑی مشکل سے گزارا اور کہا اے اللہ میرے وہ پیسے واپس دلا دے، رب کی ذات پہ اعتماد تھا اس نے رب سے دعا کی قریب ہی ایک عورت اس کی دعا سن رہی تھی وہ پوچھتی ہے کہ تم کیا دعا کر رہے ہو بتاتا ہے کہ میں ایک سال قبل یہاں آیا تھا میرا بٹوا یہاں رہ گیا تھا اس میں میرے پیسے تھے اور وہی میری ساری پونجی تھی میں بڑے مشکل حالات سے گزر کر یہاں پھر آیا رب سے دعا کی کہ اے اللہ میرے وہ پیسے واپس دلا دے وہ عورت کہتی ہے کہ تم یہاں بیٹھو میں ابھی آتی ہوں وہ عورت جاتی ہے اور اس کا بٹوا اس طرح واپس لے کر آتی ہے اور کہتی ہے کہ میں اس کو اُٹھا کر لے گئی تھی اور اس کے بعد میں ہر روز یہاں آتی ہوں سارا دن بیٹھی ہوں کہ کبھی اس کا مالک آئے تو میں اس کو یہ پرس لوٹا دوں گی اس انتظار میں میں ہر روز یہاں آ کر بیٹھی رہتی تھی یہ امانت داری اور دیانت داری جو مسلمانوں کے اندر موجود تھی تو اس وقت مسلمان باعزت تھے ان کی قدر کی جاتی تھی لیکن جب یہ امانت داری ان سے ختم ہو گئی تو پھر یہ سب کچھ ختم ہو گیا اس لیے

اپنے اخلاق پہ غور کر لیجئے کہ ہم اخلاق کے لحاظ سے کل کہاں تھے آج کہاں ہیں رب کی جانب رجوع کریں۔ توبہ استغفار کرتے ہوئے گناہوں کی زندگی سے پلٹ کر نیکی کے راستہ پر چل پڑیں۔ اپنی عبادات میں غور کر لیجئے آج نمازیں پڑھی ہیں کتنی باجماعت پڑھی ہیں اور کتنی جماعت کے بغیر پڑھی ہیں اور کتنی رہ گئی ہیں میری اولاد میں سے کتنے بچوں نے نماز پڑھی ہے ان سب کا جائزہ لیجئے رات کو سونے سے پہلے اپنی کوتاہی کی رب سے معافی مانگئے، عزم کیجئے کل ایسا نہیں ہوگا اس طرح آہستہ آہستہ آپ اپنی عبادات کو بہتر بنا سکتے ہیں امام مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالی مشہور امام گزرے ہیں ایک رات ان کے گھر میں چور آیا چوری کرنے کیلئے سارے گھر میں تلاشی لی کچھ نہ ملا واپس جانے لگا تو مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالی نماز پڑھ رہے تھے تو اسے آواز دیتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے تو میرے گھر میں کوئی چیز لینے آیا تھا تجھے کوئی چیز نہیں ملی ہے میں نہیں چاہتا کہ تم میرے گھر سے خالی ہاتھ جاؤ آؤ میرے پاس جو میری دولت ہے جو میرا مال ہے میں اس سے آپ کو کچھ دیتا ہوں، وہ اُٹھے پانی لے کر آئے اور کہا وضو کرو، اسے وضو کروایا اور کہا کہ دو رکعت نماز پڑھو، اس نے نماز پڑھی پھر کہا کہ اے مالک بن دینار میرا دل کرتا ہے کہ میں اور نمازیں پڑھوں اجازت ہے کہ آپ کے گھر میں مزید نفل پڑھ لوں کہا پڑھ لو تو صبح کی اذان تک وہ نفل پڑھتا رہا صبح ہوئی جب جانے لگا تو امام صاحب اسے رخصت کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ ابھی میرا جانے کو دل نہیں کرتا میں چاہتا ہوں کہ آج کا دن بھی میں یہاں رہوں کیونکہ میں نے آج روزے کی نیت کر لی ہے۔ آج میں روزے کے ساتھ یہیں رہوں گا اس دن کے بعد پھر جب اگلا دن آیا تو پھر کہا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں چند دن آپ کے گھر ہی رہوں وہ چند دن امام مالک بن دینار کی صحبت میں رہتا ہے نمازیں پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے عبادت کرتا ہے دین کی باتیں سنتا ہے سیکھتا ہے سمجھتا ہے اور پھر واپس چلا جاتا ہے اس کا ایک چور ساتھی اسے ملا تو اس نے کہا کہ اتنے دن ہو گئے ہیں تم کہیں نظر نہیں آتے لگتا ہے کہیں سے بڑا مال مل گیا ہے کوئی خزانہ مل گیا ہے جس کی وجہ سے تم نے چوری کرنا چھوڑ دی ہے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے میں چوری کرنے کیلئے مالک بن دینار کے گھر گیا تھا میری نیت اس کا مال چوری کرنے کی تھی لیکن مالک بن دینار نے مجھے چوری کر لیا یہ واقعہ ہوا ہے اس نے اپنی روحانی دولت مجھے دے دی ہے مال نہیں تھا لیکن روحانیت تھی اور ایسی روحانیت دی کہ آج اس روحانیت

کی وجہ سے یہ سب گناہ چھوڑ چکا ہوں آج میں نمازی ہوں دین دار ہوں یہ نمازوں کے اثرات ہوتے ہیں اپنی نمازوں پہ غور کیجئے کہ آپ کی نمازیں آپ کو جھوٹ بولنے سے روکتی ہیں دوکانوں میں جھوٹ بولتے ہیں نماز پڑھ کے آتے ہیں تو پھر جھوٹ بولتے ہیں بددیانتی کرتے ہیں کئی نمبر کا مال بیچتے ہیں کیا یہ نمازیں آپ کو برائی سے روکتی ہیں اگر روکتی ہیں تو سمجھ لو کہ ہماری نمازیں رب کے ہاں قبول ہورہی ہیں لیکن اگر نمازیں آپ کو برائی سے نہیں روکتیں ان میں کوئی روحانیت نہیں ہے تو پھر یہ سمجھو کہ یہ نمازیں وہ نمازیں نہیں ہیں جو رب نے آپ پر فرض کی تھیں نماز کی صفت یہ ہے

ان الصلاۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (سورہ العنکبوت)

کہ نماز ہر برے کام سے روکتی ہے اگر آپ کی نماز آپ کو برے کاموں سے روکتی ہے تو پھر سمجھ لیجئے کہ آپ کی نمازیں صحیح ہیں اپنے اعمال کا اپنی نمازوں کا جائزہ لیجئے اور لوگوں کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لیجئے کتنے دوست، رشتہ دار آپ سے ناراض ہیں؟ اور کیوں ناراض ہیں؟ کن سے آپ ناراض ہیں؟ آپ نے آج کے دن کتنے افراد کی خدمت کی ہے، کتنے غریبوں کا بھلا کیا ہے؟ یہ انسانیت ہے، اسلام یہ سکھاتا ہے کہ معاشرہ کے غریب افراد پر دھیان دو، دیکھو تلاش کرو، کوئی یتیم ہے کوئی بیوہ ہے؟ کوئی ضرورت مند، حاجت مند ہے، کوئی بھوکا ہے، سب پر احسان کرو ان کی ضرویات پوری کرو۔ جائزہ لیں کہ ہم اس میدان میں کہاں ہیں اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہر لحاظ سے اپنے کردار اخلاق، عبادات، معاملات کا جائزہ لیں ہر رات سونے سے پہلے اپنے آپ کی اصلاح کریں رب کی جانب رجوع کریں، ہر نیا دن ایک نئے عزم کے ساتھ گزاریں اس طرح ہم اپنے آپ کی اصلاح کرسکتے ہیں۔

دنیا بہت حسین خوبصورت اور ہر سہولت وراحت سے آراستہ بنا بھی لیں تو معلوم نہیں کب موت کا شکنجہ ہمیں اپنی لپیٹ میں لے کر دنیا سے دور کردے پھر قبر میں (رب ہی جانتا ہے) کتنے ہزار سال تک رہنا ہے وہاں کوئی ساتھ نہیں ہوگا وہاں صرف اعمال ساتھ ہوں گے اچھے اعمال ہوئے تو قبر میں راحت مل جائے گی اعمال برے ہوئے تو صبح شام دہکتی اور بڑھکتی ہوئی آگ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالی ہم سب کی دنیا بھی بہتر بنائے اور آخرت بھی ۔ آمین